

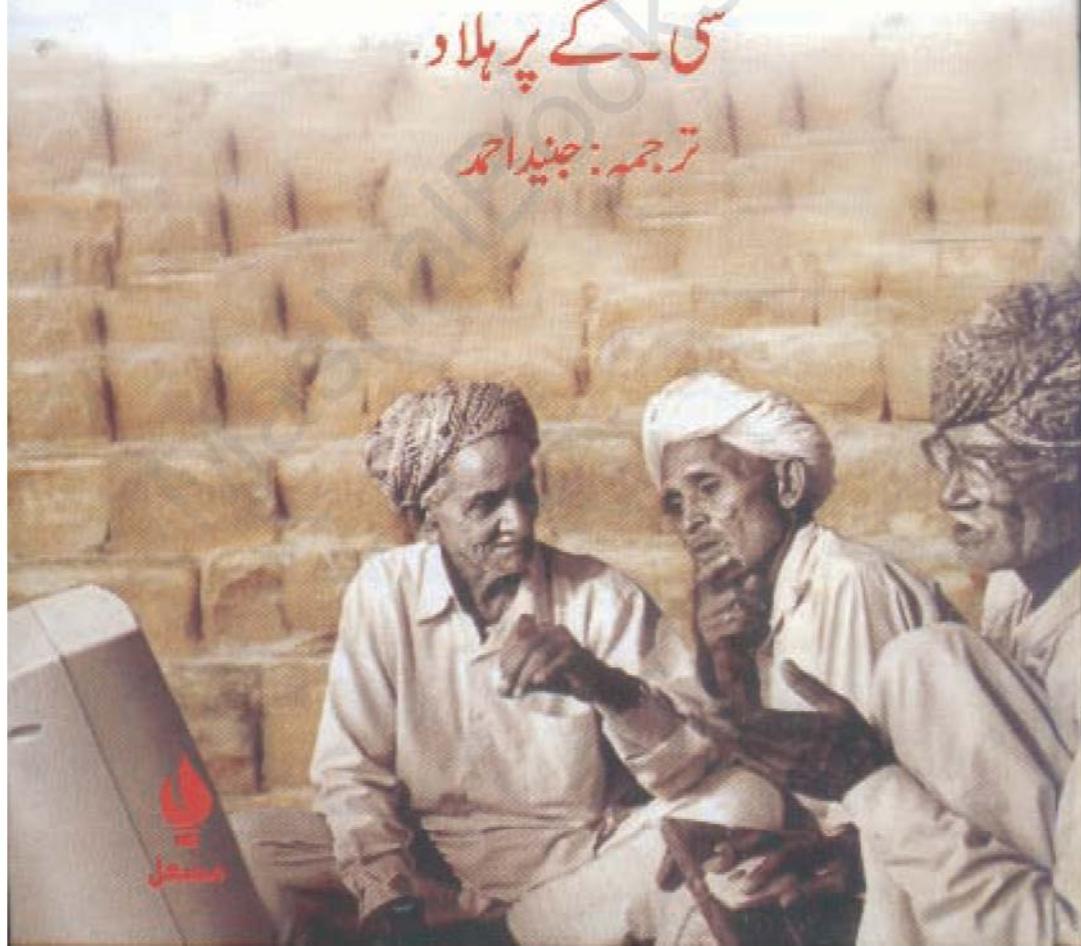
**THE FORTUNE AT THE BOTTOM
OF THE PYRAMID**

معاشی تکون کا نچلا حصہ

کاروباری منافع اور غربت کا خاتمه

سی۔ کے پر ہلا د

ترجمہ: جنید احمد



ترتیب

7	دیباچہ
13	حصہ اول خوش قسمی معاشی تکون کی تہہ میں
15	باب 1 مارکیٹ معاشی تکون کا نچلا حصہ
18	غائب منطق یا سوچ کی طاقت
21	بی اوپی مارکیٹ میں پیسہ ہے
24	بی اوپی مارکیٹ میں برائٹ سے آگاہی رکھنے والی ہیں
25	بی اوپی مارکیٹ مریبوط ہے
25	بی اوپی صارفین جدید ٹکنالوجی کو تیزی سے اپنارہے ہیں
26	صارف بنانے کی صلاحیت حاصل کرنا
28	ئئی اشیاء اور خدمات کی ضرورت
30	اعتماد پہلی شرط ہے
33	بی اوپی کے لیے اشیاء اور خدمات
34	بی اوپی کے لیے خدمات و پاؤکٹس کو ترقی دینے کا ففہ
34	اصل 12
37	قیمتیں کا قیمن
38	آخرات: مختلف خصوصیات والے عناصر و اشیاء

40	آپریشنز کا پیشہ
40	حل قابل تائید اور ماحول دوست ہونا ضروری ہے
41	بی اوپی مارکیٹ ترقی یافتہ مارکیٹ سے مختلف ہوتی ہے
43	نظام میں اختراع
45	کام کی بھیل بذریعہ غیرہنرمند افراد کے
47	صارفین کی تعلیم
48	کسی اجنبی بنیادی ڈھانچے کے لیے تیاری
48	انگر فیس
49	صارف کو سمجھنا اور تقییم
51	بی اوپی ایک عالمی موقع
52	بی اوپی سے تعلق قائم کرنا
53	مقامی بیداری موقع
54	نشوونما پاتا کیھنا
56	مقامی اختراعات اور عالمی موقع
57	ترقبی یافتہ مارکیٹوں کے لیے بی اوپی حل
58	بلی ٹیشسل کپنیوں کے لیے بی اوپی مارکیٹوں سے حاصل کردہ اسپاٹ
58	سرمایہ کاری کی شدت
60	پائیدار ترقی
60	اختڑاعات
63	تعلقات کے نیٹ ورک میں کیسے رہتا ہے؟
65	دولت بنانے کے لیے ایک ماحول
67	مارکیٹ کی جانب چلنے والا نظام
68	ایک ترقی پذیر ملک کے لیے نظام

باب 3

باب 4

70	معاپدوں کے تقدس سے سیکھنا
71	معاپدوں میں بے انصافی یا تقدس کم کرنا
73	غربیوں میں انتظامی صلاحیتوں کو پیدا کرنا
77	باب 5 بد عنوانی میں کی: انتظامی صلاحیت سے معاملات چلانا
78	کیا غریب واقعی غریب ہیں؟
81	TGC
83	TGC بنانا
85	آندھرا پردیش کی کہانی
87	ای۔ سیوا
88	اچھے انتظام کے لئے مرکز رکاوٹیں
90	آندھرا پردیش کی مثال
91	ترقی بطور ایک سماجی تبدیلی کے
93	علم تک رسائی
94	فرود واحد کے لیے پہچان
94	عورتیں اس کے لیے اہم کیوں ہیں
95	چیک اور بیلنس کا نظام پیدا کرنا
95	اصل امتحان، ہیرے سے تکون تک
99	حصہ دوم معاشی تکون کی تہہ پر انوکھے تجربات
101	لبی اوپی پار مارکیٹ کی تہہ پر مارکیٹ
101	سکیشن 1: کساس بے ہائیا: ایک خواب کی بیگیں
111	سیکیس: غربیوں کے گھروں کا اچھوتا منصوبہ

123	سیشن 2: معلوم مسائل اور ان کے معلوم حل: کیا چیز کم ہے؟
124	اناپورنائک کی کہانی
124	تو می محنت اور پارسیجیت ادارہ: محنت کی فروخت
153	ہندوستان یور لمینڈ اور صابر مارکیٹ
173	سیشن 3: معلوم مسائل اور ان کے انوکھے حل
174	بچے پورفٹ: روایت کو چانچ کرنے والا ادارہ
184	ارواند آئی کیر سٹم: سب سے قیمتی تجذب دنیا
195	سیشن 4: معلوم مسائل کے ایک نظام کے تحت حل
195	آئی سی آئی سی آئی بینک: (فناں میں انتزاعات)
211	سیشن 5: آئی ٹی سی کے ای۔ چوپال کی کہانی
229	دوکسی واکی کہانی
241	لوگوں کے مفتر حالات

دیباچہ

یہ کتاب میرے ایک لبے اور تہا سفر کا نتیجہ ہے۔ 1995ء میں کرسس کی چھٹیوں کے دوران جب ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا، ایک خیال میرے ذہن پر چھیل رہا تھا ”ہم دنیا میں غریب ترین لوگوں کے لیے کیا کہر ہے ہیں؟ ایسا کیوں ہے کہ باوجود واس کے کہ آج ہمارے پاس سکھنا لوگی ہے، بڑے بڑے کاموں کے لیے اعلیٰ دماغ موجود ہیں، سرمایہ ہے مگر ہم آج اس تیزی سے برومی ہوئی غربت اور نیا وی شہری حقوق سے محرومی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہے؟ ہم کیوں ایک جامع سرمایہ دار انسان نظام نہیں بناتے؟ یہاں یہ کہنا کہ یہ باتیں و خیالات نئے ہیں ضروری نہیں۔ یقیناً یہ باتیں بہت سوں کے ذہنوں میں آتی رہی ہیں تاہم ایسا شخص جو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دنیا سے واقف ہو اسے ان میں قضاہ ہمیشہ نگگ کرتے رہتے ہیں، اس کے ذہن پر یہ دستک دیتے رہتے ہیں۔ بھی کچھ میرے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے تو پھر یہ بات واضح ہو گئی کہ معماشیت کی اس تکون یا اہرام کی تہہ میں موجود مسائل اب میرے آئندہ علمی و تحقیقی سفر کا جزو لا ینقہ ہوں گے۔ یہ امر بھی صاف اور واضح تھا کہ ہمیں اب نئے سرے سے اپنے سفر کا آغاز کرنا ہو گا۔ ہمیں تاکہیوں اور کامیابوں سے سبق سکھنا ہو گا، وعدوں سے جو پورے ہوئے یا نہ ہو سکے بھی سبق لینا ہو گا۔ اسی طرح سے ماہی میں معماشی مسائل کے جو حل ہم نے پیش کیے تھے، ترقیاتی امداد، چھوٹ، حکومتی امداد، غیر حکومتی اداروں (NGOs) کا تعاون ڈی ریگولشن اور پارائیٹائزیشن جو کہ بہت اہم ہیں اور ان کا بڑا نمایاں کردار رہا ہے مگر اس سے بھی غربت کے مسائل کے حل میں کوئی مدد نہیں ملی..... ان سب کا جائزہ لینا ہو گا۔

اگرچہ این جی اوز نے اس سلسلے میں ان تھک محنت کی ہے کہ بڑے بیانے پر کاروباری سرگرمیاں بڑھائی جائیں اور مقامی طور پر معاشی مسائل حل کر کے غربت کو دور کیا جائے مگر یہ کوششیں جو نہ پڑنے سکیں۔ یہاں پر یہ بات سامنے آئی تھی کہ سیاستدان، افسر شاہی اور نیبجر جو ایک بڑی ملکی یا میں الاقوامی فرم سے تعلق رکھتے ہیں..... ان کا خالی غریبوں کے بارے میں یہ ہے کہ غریب ملک و قوم کے نگہبان ہیں۔ یہ اعتباری و کامل سوچ خاصی تکمیل دہ ہے۔ بڑے بیانے پر تجھی کیٹھر 80 فیصد انسانوں کے مسائل سے ہی مسئلک رہا ہے۔ یہاں اب ایک قدرتی طور پر سوال سامنے آیا تھا کہ اگر وسائل بڑے بڑے اداروں اور ان کے کاموں کے درمیان تعاون پیدا کر دیا جائے تو کیا ہم ان 4 ملین لوگوں کے لیے جو 2 ڈالر سے کم آمدنی دن پر گزارہ کرتے ہیں اور جو اس معاشی محرک و یا مکون کی تھہ پر ہیں کچھ کر سکتے ہیں؟ ہم کیے ایک مثالی حل پیش کر سکتے ہیں۔ میرے اس ادبی و تحقیقی سفر کا آغاز اس بات سے ہوا کہ بڑی بڑی فرموں اور دوسرے اداروں کے درمیان تعاون کو سمجھا جائے اور انہیں اس بات پر آمد کیا جائے کہ یہ ایک اچھا فلاجی انسانی معادلہ قیام کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

یہاں پر ہم اس اصطلاح کو متعارف کروارے ہیں: Bop یعنی مکون کی تھہ پر (معاشی مکون جیسا کہ پہلے لکھا چکا ہے)۔ ان لوگوں کے بارے میں جو اس تھہ پر ہیں بات کرتے ہوئے اس اصطلاح کو استعمال کیا جائے گا۔ یہاں پر واضح طور پر دیکھا جا سکتا تھا کہ مثابر حضرات اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا اس وقت مظاہرہ کر سکتے ہیں جب انہیں عمدہ کاروباری سرگرمیاں و موقع میسر آتے ہیں۔ بی اوپی کی تھہ پر موجود یہ 4 یا 5 ملین لوگ ہی ان کاروباری سرگرمیوں کا قیعنی کر سکتے ہیں۔ اس سے مراد خدا تری یا خبراتی کام نہیں، بڑی بڑی فرموں اور غریب لوگوں میں تعاون سے ہی ایسے کاموں کا آغاز ممکن ہے۔ بی اوپی کو بڑی فرموں اور ملٹی نیشنل پارٹیوں کے لیے ایک مرکزی نقطہ بنانا ہوگا۔ غریب لوگوں کو بھی تحرک، آگاہ اور پوری طرح سے ملوث ہونا ہوگا۔ غربت کے خاتمے کے لیے غریبوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مارکیٹین بنانا ہوں گی۔ ہمیں کئی پرانی اور فرسودہ باتوں کو رد کرنا ہو گا مثلاً گلوبالائزیشن کے آپ خلاف ہیں یا حامی ہیں۔ اسی طرح سے یہ بحث بھی ضھول ہے کہ لوکل فرم بہتر ہوتی کہ بین الاقوامی۔ یہ کتاب کام کے بارے میں ہے اس بارے میں ہرگز نہیں کہ کون غلط ہے اور کون درست۔ اس میں آپ کو سارے کھلاڑی نظر آ جائیں گے: این جی اوز بڑی ملکی فریمن،

ملئی بیٹھنے فریں، حکومتی ایجنسیاں اور سب سے اہم کردار، غریب۔ یا کٹھے ہو کر کیا کر سکتے ہیں
یہی اس کتاب کا مقصد ہے۔

یہ عمل معاشی تکون کی تہہ سے شروع ہوتا چاہیے۔ ہمیں یہ ماننا ہو گا کہ اس تہہ کے لوگ
باعزت صارفین ہیں اور مسائل کے حل میں ان کا برادر کا حل ہوتا چاہیے۔ اس کے علاوہ تھی اور مطلی
تجسسی اپروپری ڈسرورت ہو گی تاکہ غربت کو ایک موقع میں تبدیل کیا جاسکے اور یہی ایک چیز ہے۔

آف مشی گن برسن سکول سے ہے کہ ساتھ مل کر ایک ورکنگ پیپر کے لیے حکمت
عملی، تیار کیا۔ اسے پڑھنے والوں نے یہی سمجھا کہ یہ ڈبلپلٹ اکاؤنٹی سے الٹ خیالات کا
ترجمان ہے لہذا اسے کی میگرین نے قول نہیں کیا اور وہ ہی یہ کسی نے دیکھا تھا کہ اس میں
عملی غربت کے خاتمے کے لیے پرانے طریقوں اور داشمندی سے ہٹ کر تجویز تھیں۔ ہم
نے وہب کو استعمال کر کے اسے ہر جگہ پہنچ دیا تھا۔ آہستہ آہستہ اسے پڑھنے والے جن میں کوئی
این جی او زچلانے والے تھے، مجھ تھے ہمارے آئینے کو سمجھنے لگے اور ان پر بجٹ کی جانے لگی۔

2002ء میں MBA کے کئی طالب علم میرے پاس آئے اور اس بات اور ارادے کا
انہما رکیا کہ وہ ہمیرے ساتھ مل کر بی اوپی کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پڑھنے پر جو شکار لوگ
تھے، یہ سفر کرنا، موقع تلاش کرنا اور رسیچ کرنا چاہتے تھے لہذا پچھا پیش پوگراہوں کا آغاز
کیا گیا **IMA** International Multidisciplinary Action یعنی

Projection وغیرہ

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں میں نے ایک فریم ورک دیا ہے جس سے
ایک پارائیوریٹ کوئی اوپی کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا حصے میں پچھے فرمول کا ذکر ہے
جنہوں نے بی پی او کو تارکت کر کے اپنا کار و بار شروع کیا تھا۔

دوسرے حصے میں ان فرمول کا تذکرہ ہے جنہوں نے بی اوپی کو تباہگٹ بنا کر کار و بار
میں قابلیتیں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ کتاب میں نے بہت سے لوگوں کے تعاون سے لکھی
ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بڑی بڑی فرمول کے مخفی ہیں۔

اس سلسلے میں، میں ایسوی ایٹ ڈین، چین ایٹریشن ایسوی ایٹ ڈین آئرک ڈوینز، اپنے
رفقا کار ایٹریزی لارا اور جان سو بھر کا بہت مشکور ہوں۔

سب سے آخر میں اپنے بچوں کا شرگزار ہوں کہ انہوں نے میرا بھر پور ساتھ دیا۔

سی کے پر ہلااد

خوش قسمتی معاشری تکون کی تھہ میں

اس حصے کا مقصد یہ ہے کہ غربت میں کمی کے لیے ایک فریم درک یا ڈھانچہ تعمیر کیا جائے۔ اس بات کا آغاز ایک سادہ دوگے سے ہم کرتے ہیں۔ اگر ہم غربوں کے بارے میں یہ سوچتا چھوڑ دیں کہ یہ بوجھ ہیں مصیبت کے بارے ہیں اور یہ سمجھیں کہ آگے بڑھنے والے لپکنے والے اور تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال کاروباری لوگ ہیں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کی افادیت اور اہمیت سے آگاہ ہبک ہیں تو دنیا میں ایک نئے موقع کی راہ ہموار ہو گی۔ 4 بلین لوگوں کو عالمی تجارت اور ترقی کے آئندہ راؤنڈ کا ہر اول وستہ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ نئی اختراعات کا منبع بن سکتے ہیں۔ معاشری تکون یا بی او پی کی تھہ میں موجود اگر ان لوگوں کی ضروریات پوری کی جائیں تو نیکنا لوچی میں پیداوار میں اور سروز میں نئی نئی اختراعات پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ نئے نئے کاروباری ماذلز بھی پیدا ہوں گے۔ سب سے اہم بات یہ ہو گی کہ اس سے بڑی بڑی فریں، سول سوسائٹی، تکلیفوں اور مقامی حکومتی اداروں کے ساتھ ل کام کریں گی۔ بی او پی پر مارکیٹ کے حوالے سے ترقیاتی کاموں سے لاکھوں کاروباری مواقع پھیل سطح پر پیدا ہوں گے۔ اس سے عورتوں کو کاروبار کرنے اور ڈسٹری بیور ٹرکے طور پر کام کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ کام گاؤں کی سطح پر بھی ہو سکیں گے۔ یہ چھوٹے چھوٹے کاروبار مارکیٹ کی بنیاد پر قائم ایک معاشری نظام کا ایک ضروری حصہ ہوں گے۔ اس کے لیے تخفی اور حکومتی اختراعات کی ضرورت بھی ہو گی۔ آئندہ آنے والے صفات میں بیش کیا جانے والا دیہن

غربت کے مسئلے کا باہمی حل ہے۔ Bop پر موجود موقع اس وقت تک سامنے نہیں آئے اور نہ ہی ان سے فائدائخیا جاسکتا ہے جب تک کہ چھوٹی بڑی فریں، حکومتیں، سول سماں کی نظیں، ترقیاتی ایجنسیاں اور غریب لوگ خود آگے بڑھ کر ایک مشترک ایجنسی پر عمل نہ کریں۔ کاروبار ایک بڑے بیانے پر یہاں پر ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اپروچ سے تقبیبات کا خاتمه ہو گا جو ہمیں مختلف گروہوں کے درمیان نظر آتے ہیں۔ ان ابواب میں قاری مختلف کھلاڑیوں کے درمیان باہمی تلقین کے موقع تلاش کرے گا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ غریب لوگ خود اس بات پر راضی ہیں کہ وہ تحریکات کریں، یا یہیں اور خود کو بدل ڈالیں۔ ہم نبھی سیکھ کر دوار پر توجہ دیتے ہیں تو اس دوران ہمیں بہت سے مختلف گروپ اور ان کا تعاون واضح نظر آتا ہے۔ یہ تعاون اور تعلقات اس معاشی تعلقات اور سماجی تبدیلی میں یوں دیکھا جا سکتا ہے۔

اس حصے میں بتایا گیا ہے کہ کیسے کامیاب بڑے کاروباری ادارے کے اصولوں کو ہم اپلاںی کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر مثالیں حصہ دوم میں ہیں۔ ”آخری بات“ آسان ترین ہے۔
”اچھا کام کر کے اچھے نتائج حاصل کرو۔“